ہے تعریف کے لائق تری ہی ذات اقدس
جو لے نام ترا ہے وہ زباں بڑی مقدس

ایسا کون مسلمان ہوگا جو نبی پہ فدا نہیں
جتنی بھی تعریف کرو ہوتا حق ادا نہیں

کروں میں تا عمر یہی رقم
حمد خدا اور نعت نبی رقم

(سلام لاجپوری)

حمدونعت کا گلدستہ

مصنّف

(مولانا) عبد السلام ابراھیم مارویا

خادم مسجد قبا، لندن

تفصیلات

نام کتاب: حمد ونعت کا گلدستہ

مصنف: (مولانا) عبدالسلام ابراہیم مارویا، لاجپوری۔ حال مقیم، لندن

تخلص: سلام، لاجپوری

صفحات: ۱۲۱

تعداد: ۵۰۰

قیمت: مطالعہ ودعا

طباعت:

ناشر: مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلہ، لاجپور، ضلع سورت، گجرات

کتاب ملنے کا پتہ

(۱) مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلہ، لاجپور، سورت، گجرات۔

(۲) مدرسہ اسلامیہ صوفی باغ، سورت، گجرات۔

(۳) مولوی عبداللہ انصاری، موبائل: 9898926717

(۴) صالح کتاب سینٹر، نوساری، موبائل: 9824741280

(۵) عبدالسلام لاجپوری، لندن، موبائل: 07877937731

ذات باری تمام تعریف کے لائق ہے
وہ ہماری سوچ و فکر سے فائق ہے

(سلام لاچپوری)

سب کا مالک خدا ہے سب کا خالق خدا ہے
کوئی نہیں اس کے جیسا وہ سب سے جدا ہے

(سلام لاچپوری)

عنوانات

منور تحریر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خوف حق الفت احمد کو نہ چھوڑ اے اکبر
منحصر ہے انہی دو لفظوں میں سارا اسلام
(اکبرالہ آبادیؒ)

محترم قارئین! میرے سامنے عزیزم گرامی قدر مولانا عبد السلام صاحب لاجپوری سلمہ کی منظوم حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مختلف عنوانات پر دلچسپ (غیر مطبوعہ) کتابچہ موجود ہے اسے پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔

عزیزم! باقاعدہ شاعر تو نہیں ہے اور نہ ہی کسی شاعر کی شاگردگی اختیار کی ہے، من جانب اللہ ان کے قلب پر اللہ تعالی نے حمد یہ کلام اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہترین کام لیا ہے، مولانا نے مختلف گوشہ میں بہت ہی عمدہ، سادہ اور آسان زبان میں یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔

موصوف ایک طویل عرصہ سے لندن کی مشہور مسجد ''مسجد قبا،، میں امامت کے پاکیزہ منصب پر فائز ہے اور بڑے حسن وخوبی کے ساتھ یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں، کثیر المطالعہ ہیں، خصوصاً حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلیویؒ اور دوسرے بعض اکابر کے خطبات گھول کر پی گئے ہیں، ان کے مطالعہ سے موصوف کی باتوں میں بھی اعتدال آ گیا ہے، حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلیویؒ سے عشق کی

حدتک لگاوٴ ہے مولانا مرحوم کے جو علوم کیسیٹس میں تھے اس کو کتابی شکل میں بنام مجالس ابرار، ارشادات خطیب الامت، ملفوظات خطیب الامتؒ اور لطائف سورۂ یوسف شائع کر چکے ہیں، سبھی کتابیں مقبول عوام وخواص ہے، موصوف کی اس کاوش کو بھی اللہ تعالیٰ خوب مقبولیت سے نوازے، مجھے امید ہے کہ مستقبل میں مقررین و خطباء اس گلدستہ کے اشعار کو اپنی تقاریر میں استعمال کریں گے۔

اشعار میں ایک خوبی بقول خطیب الامت حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلیویؒ یہ ہوتی ہے کہ اشعار سے بات بہت جلد سمجھ آجاتی ہے، میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو مقبولیت ومحبوبیت عطا فرمائے اور نفع رس بنائے، آمین

(حضرت مولانا) منور حسین صاحب سورتی دامت برکاتہم العالیہ
امام وخطیب بالہم مسجد، لندن
۲۸/ جمادی الاخری ۱۴۴۳ھ مطابق ۳۱/ جنوری ۲۰۲۲ء

تاثرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، امابعد۔

ہر دور اور ہر زمانہ میں اللہ پاک اپنے دین کی حفاظت واشاعت کے لئے اپنے مخصوص بندوں کا انتخاب فرماتے ہیں، جن کی ذات سے، بات سے، صفات سے اور تقریر وتحریر سے انسانوں کے قلوب کو گرمایا جاتا ہے، تحریر میں ایک چیز حمد ونعت بھی ہے جس کے اثرات سے سینکڑوں انسان راہ ہدایت پر آچکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو حمد ونعت لکھنے اور پڑھنے کا ایک خاص ملکہ عطا فرماتے ہیں، جو شریعت کی حدود میں رہ کر ایسی حمد ونعت لکھ کر امت کے سامنے پیش کرتے ہیں جسے پڑھنے والا پڑھ کر اور سننے والا سن کر یاد خدا میں ایسا کھو جاتا ہے کہ لوگ دیوانہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔

نعت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں ایک خوبی خدا تعالیٰ نے یہ بھی رکھی ہے کہ اسے سن کر محبت رسول سے دل منور ہو جاتا ہے، رفیق محترم، صدیق مکرم، یار باوفا مولانا عبدالسلام مارو یالاجپوری نے حمد ونعت کا یہ گلدستہ تحریر فرمایا ہے، موصوف ایک طویل عرصہ سے برطانیہ کی معروف ومشہور مسجد، مسجد قبا، لندن میں بڑی استقامت کے ساتھ امامت وخطابت کے عظیم فرائض انجام دے رہے ہیں، امامت اور تدریسی

مصروفیت کے باوجود وقت نکال کر تصنیف وتالیف کا کام بھی کرتے ہیں، تقریر کے ساتھ تحریر کا بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں، واٹس ایپ کے توسط سے روزانہ کچھ نہ کچھ منظوم کلام تحریر فرما کر مسلمانوں کے حوالے فرماتے ہیں، اس طرح سے آہستہ آہستہ حمدونعت کا یہ ایک بہترین گلدستہ تیار ہوکر اب ہمارے ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے دل میں جو جذبات ہوتے ہیں وہ ابھر کر زبان اور نوک قلم پر آجاتے ہیں، رفیق مکرم کے انہی دلی جذبات نے حمدونعت کے گلدستہ کی شکل اختیار کرلی ہے۔

رفیق مکرم کے ساتھ ناچیز کا بچپن سے تعلق رہا ہے، بچپن سے بڑے حالات سے گذرے مگر نظر ہمیشہ منزل پہ رہی، اساتذہ اور والدین کی دعائیں ہمیشہ ان کے ساتھ رہی، والدین کی تڑپ اور دعاؤں کا یہ اثر ہے کہ اللہ پاک ان سے بہت سے شعبوں میں دین کا کام لے رہا ہے، مزاج میں سنجیدگی اور طبیعت میں یکسوئی ہے، کام سے کام رکھتے ہیں، تحمل اور صبر کے ساتھ دین کے کاموں میں ہمہ تن متوجہ ہیں۔

اس سے پہلے بھی ان کی کچھ تالیفات امت کے سامنے آچکی ہے، بندہ بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہے کہ اللہ پاک ان کی اس کاوش کو بھی مقبولیت عام و خاص عطا فرما کر خود ان کے اور والدین کے حق میں صدقہ جاریہ بنائے۔

ان کی تحریر وتقریر سے امت کو نفع پہنچا کر راہ ہدایت اور صراط مستقیم پر چلائے، مزید ہمت وحوصلے کے ساتھ دین کی نشر واشاعت میں مصروف رکھے، اس

راہ کی مشکلات کو دور فرماکر ترقیات کی بلند سے بلند تر منزل تک رسائی عطا کرے، آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین.

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

ناکارہ (مفتی) آصف بلبلیا لاجپوری غفرلہ ولوالدیہ

خادم جامعۃ الکوثر لاجپور، سورت، گجرات، انڈیا

۱۷/جمادی الاولی ھ مطابق ۱۴۴۳ھ ۲۲/دسمبر ۲۰۲۱ء

بروز بدھ بوقت صبح دس بجکر تیس منٹ

ابتدائیہ

حمد

شاعری کی مختلف اصناف میں پہلی صنف ''حمد،، کہلاتی ہے، حمد ایک عربی لفظ ہے جس کے معنیٰ ''تعریف،، کے ہیں، حمد وہ نظم ہوتی ہے جس میں اللہ تعالی کی تعریف، اس کی صفات اور عظمت کا ذکر کیا گیا ہو، ویسے خدا تعالی کی حمد کا حق کبھی ادا نہیں ہوسکتا ہے، قرآن کریم میں ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ قلم بن جائیں اور سمندر اور اس کے بعد سات سمندروں کا پانی سیاہی ہوجائے تب بھی اللہ کی باتیں (حمد وثنا) ختم نہ ہوگی۔

لفظ ''حمد،، اللہ تعالیٰ کی تحمید وتمجید کے لئے خاص ہے، علماء لکھتے ہیں کہ حمد باعث تسکین قلب ہے، اس سے فرحت اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے، حمد ثنائے جمیل ہے، حمد خدا کے اوصاف حمیدہ اور اسمائے حسنی کی تعریف ہے۔

حمد کی ایک شکل مناجات ہے

حمد کی ایک شکل مناجات ہے، جس میں اللہ تعالیٰ سے مشکل حالات میں مدد اور دکھ و پریشانیوں سے نجات کی دعا مانگی جاتی ہے، اس کا ایک نمونہ اقبال کے کلام میں ہے۔

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اسی راہ پہ چلانا مجھ کو

بندے نے اس مختصر کتابچہ میں اللہ تعالی کی حمداور حمد کی ایک شاخ جسے مناجات کہتے ہے تحریر کیا ہے،شروع میں حمد کا بیان ہے بعدہ آقائے نامدار جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں چند نعتیہ کلام ہیں، نیز ایک کلام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے تعلق سے اور ایک کلام اہل بیت کی شان میں بھی موجود ہے۔

ترتیب

جس طرح کلمہ کے دو حصے ہے ایک توحید کا اقرار دوسرے رسالت پر ایمان، یہی ترتیب کلمہ، اذان، نماز میں بھی ہے، بندے نے بھی کتاب میں اسی ترتیب کا لحاظ کیا ہے۔

نعت کی تعریف

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان اقدس میں تعریفی کلمات ادا کرنا یا حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اوصاف جلیلہ ، خصال حمیدہ کو بیان کرنے کو نعت کہا جاتا ہے۔

ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ ہر وہ شعر جس کو پڑھنے سے انسان جناب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی سے قریب ہوجائے اسے نعت کہتے ہیں۔

احتیاط

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ’’نعت،، کہنا دشوار امر ہے کیوں

کہ اگر حد سے تجاوز کیا گیا تو غلو اور گناہ ہوگا اور اگر کمی کی گئی تو تنقیص بھی شدید جرم ہے، یہ دونوں صورتیں حفاظت ایمان کے لئے خطرہ ہے، 'نعت لکھنا، ایک مشکل فن ہے، کہا جاتا ہے کہ نعت لکھنا بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، ذرا سی بھی لغزش واقع ہوگئی تو انسان بہت بڑی ٹھوکر کھا سکتا ہے۔

حفظ مراتب کا لحاظ بہت ضروری ہے

نعت کہنے کے لئے ضروری ہے کہ حفظ مراتب کا خیال کیا جائے، خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان، الوہیت اور نبوت کے درمیان فرق ملحوظ رہے، جن شعراء نے اس میں بداحتیاطی کی ہے انہوں نے شدید نقصان اٹھایا ہے۔

اہل فن میں ایک شعر بہت مشہور ہے

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفی ہوکر

اس شعر میں اگرچہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی منقبت کو بیان کیا ہے لیکن حقیقۃً یہ شعر توحید کے سراسر منافی ہے، کفریہ عقائد پر مشتمل ہے، نیز نبوت کے مقامات کے بھی خلاف ہے۔

قرآنی نعت

خطیب الامت، حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلیوی رَحِمَهُ اللّٰهُ فرماتے تھے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا جو مختلف انداز سے تذکرہ کیا ہے میں اس کو قرآنی نعت کہتا ہوں۔

منہ میں ہوایسی زباں خدانہ کرے

مولانا ظفر علی خان رَحِمَهُ اللهُ کا شمار ممتاز نعت گوشعراء میں ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ حمد ونعت باہم مربوط ہیں، فرماتے ہیں کہ ؎

خدا کی حمد پیغمبر کی نعت اسلام کے قصے
مرے مضمون ہیں جب سے شعر کہنے کا تصور آیا

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفی نہ کریں
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

بندے نے بھی اس کتابچہ میں اسی طرز کو اختیار کیا ہے۔

فرق

حمد اور نعت میں بنیادی فرق بھی سمجھ لے، وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جاتی ہے اسے ''حمد،، کہتے ہیں، اور جس نظم میں اللہ کے نبی کی تعریف وتوصیف بیان کی جاتی ہے اسے ''نعت،، کہتے ہیں۔

میرے اس مجموعہ کا حال

بندہ نہ تو شاعر ہے اور نہ ہی نعت گوشاعر ہے، دل میں اللہ تعالی اور حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے متعلق جو پاکیزہ احساسات تھے اس کو قلم کی زبان دیدی ہے، میرے اس مجموعہ کا حال بقول داغ دہلویؒ ؎

داغ شعر ڈھل گئے نعت شریف میں
ہے فکر قافیہ نہ تردد ردیف کا

کے مترادف ہے مگر ساتھ ہی بندے کے دل کی کیفیت یہ بھی تھی کہ ۔

دل نعت رسول عربی کہنے کو ہے بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

بہر حال حمد ونعت کا یہ مجموعہ قارئین کے پیش خدمت ہے۔

مقصد تحریر

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رضا نصیب ہو اور ذخیرۂ آخرت ہو، میدان حمد ونعت میں بندے کی حیثیت طفل مکتب کی ہے، اس لئے قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں جو بھی کمی کوتاہی محسوس کرے اس سے احقر کو مطلع فرمائے، نیز جن لوگوں نے میرے اس کام میں تحریر سے لے کر کتاب کے منظر عام پر آنے تک کسی لائن سے بھی میری مدد کی اللہ تعالی تمام کو دارین میں اس کا بہترین صلہ نصیب فرمائے، آمین۔

خاص کر جناب فاروق بن یوسف علی بھائی اور ان کے برادر صغیر حافظ احمد علی بھائی اور ان کی فیملی کا جو لندن کے علاقہ اسٹامفورڈ ہل میں مقیم ہے شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس کتابچہ کی چھپائی کا پورا خرچہ برداشت کیا، اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے اور ان کے والدین کے حق میں اس کار خیر کو صدقۂ جاریہ بنائے، اور ان کو اپنی رضا نصیب فرمائے، ان کے جان ومال اور نیک اعمال

میں خوب برکت نصیب فرمائے، آمین۔

نیز حضرت مولانا منور حسین صاحب سورتی دامت برکاتہم العالیہ اور مفتی آصف بلبلیا کا بھی شکر گذار ہوں اللہ تعالی تمام کو دارین میں اپنی شایان شان بہترین صلہ نصیب فرمائے، آمین۔

حسن ظن

بندہ اپنی اس ادنی سی کاوش کے متعلق بس یہی کہتا ہے کہ ؎

کیا فائدہ فکر کم و بیش سے ہوگا
میں کیا ہوں جو کوئی کام مجھ سے ہوگا
جو کچھ ہوا ہوا کرم سے اس کے
جو کچھ ہوگا اسی کے کرم سے ہوگا
گرچہ یہ ہدیہ مرا ناقابل منظور ہے
ہوجائے قبول تو اس کی رحمت سے کیا دور ہے
کرلے قبول مری کاوش یہی التجا ہے
ہاتھ پھیلائے سلام کی یہی استدعا ہے
نوازنا مالک تری عادت ہے
ہوں میں ترا بندہ مری سعادت ہے

(سلام لاجپوری)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نام ملا رکھا ہے

ہیں بے مثال آپ ہی دونوں جہان میں
اب اور کیا کہوں میں محمد کی شان میں
کتنے عزیز ہیں وہ خدا کو بھی دیکھئے
ان کو رکھا ہے ساتھ نماز و اذان میں

بندے نے حمد و نعت کا گلدستہ یکجا اور ایک ساتھ اس لئے شائع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً ہر اہم موقعہ پر اپنے ذکر کے ساتھ آقا کا ذکر اور اپنے نام کے ساتھ آقا کا نام ساتھ رکھا ہے، حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کا ملفوظ ہے، فرمایا کہ آج ایک بات دل میں آئی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی جبکہ میری عمر ۷۶ سال کی ہوگئی ہے مگر اس طرف کبھی ذہن نہیں گیا کہ اللہ تعالیٰ میں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں کیا تعلق ہے؟ مگر آج مغرب اور عشاء کے درمیان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص محبت اور تعلق کے متعلق ایک علم عظیم عطا ہوا۔

کلمہ پر غور کرو، دیکھو! **لا الہ الا اللہ** جہاں ختم ہوتا ہے وہیں **محمد رسول اللہ** شروع ہوتا ہے، جہاں اللہ ہے بس وہیں محمد ہے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اللہ اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں بالکل قرب ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتنے پیارے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نام ملا رکھا ہے، اللہ تعالیٰ کے نام اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نام میں کوئی فاصلہ نہیں ہے، کوئی فرق نہیں ہے، اللہ جل

شانہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے درمیان کوئی لفظ بھی نہیں آیا یعنی اللہ اور محمد میں قرب ایسا ہے جو بغیر حجاب، بغیر کسی دیوار، بغیر کسی فصل کے ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ملا رکھا ہے (یہ فرما کر حضرت والا پر گریہ طاری ہوگیا)

اللہ تعالیٰ کے نام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں جدائی کا شائبہ بھی نہیں ہے، لا الہ الا اللہ جہاں ہے وہیں محمد رسول اللہ ہے، یعنی ہمارا کلمہ اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل اور قرب خاص پر دلالت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کو پسند نہیں کیا، اپنے نام کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل ملا رکھا ہے، اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، اس کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی بات میرے دل میں ڈالی۔

سامنے خانقاہ کی دیوار پر اللہ جل جلالہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو فریموں میں ساتھ ساتھ لکھا ہوا ہے، حضرت والا نے فرمایا کہ آج مجھے اشکال ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تو اللہ تعالیٰ کے نام کے نیچے ہونا چاہئے، اللہ کے نام کے ساتھ کیوں لگا دیا ہے؟ اسی وقت دل میں جواب آیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو کلمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے تو اگر میں نے اللہ کے نام پاک کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھوا دیا تو کیا اشکال ہے۔

(خزائن شریعت وطریقت ص ۴۱۲۔ ۴۱۳)

خدا تعالیٰ کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت متلازم ہیں

حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ

مرقدہ کا ملفوظ ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور رسول اللہ صَلَّیَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی محبت متلازم ہیں، اللہ تعالیٰ کی محبت عین محبت رسول صَلَّیَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ہے، اور محبت رسول عین محبت خدائے تعالیٰ کی ہے، باقی الوان محبت کے مختلف ہوتے ہیں، بعضے الوان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو صورۃً رسول اللہ صَلَّیَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی محبت کا غلبہ کہا جاسکتا ہے، اور بعض الوان کو صورۃً حق تعالیٰ کی محبت کا غلبہ کہا جاسکتا ہے۔

(الافاضات الیومیہ جلد دہم ص ۳۲۰)

بنام خدا چل پڑا قلم
اور ہو گئی حمد خدا رقم
اس کے اس کرم پر
ہے بندے کی آنکھیں خوشی سے پر نم
ہوتا ہے جب خدا کا کرم
چل پڑتا ہے قلم یکدم
کبھی سوچا بھی نہ تھا
سلام کرے گا حمد و نعت رقم

حمد باری تعالیٰ شانہٗ

خالق و مالک بڑا غفار و ستار ہے
نیک و بد سب کا کرتا بیڑا پار ہے

نظر نہیں آتی جن کو خدا کی خدائی ہے
مقدر میں ان کے بس رسوائی ہے

بندہ کوئی عابد تو کوئی فاسق ہے
ہے خدا بڑا کریم وہی سب کا رازق ہے

ہے نام خدا کئی سارے
اک سے بڑھ کر ہے اک پیارے
ہے مشہور اک کم سو
جو کرلے یاد ہے وہ خدا کو پیارے

چاہت

چاہتا ہوں کروں تری حمد و ثنا
پر سوچتا ہوں کہاں سے کروں ابتدا
مری سوچ محدود تری ذات لامحدود
سمجھ نہیں آتا کیسے کروں ابتدا
تو ہے خالق دو جہاں مالک کون و مکاں
بادشاہ و فقیر ترے در کے گدا
ہر اک دیتا ہے مصیبت میں تجھ کو صدا
تو سنتا ہے مالک سب کی دعا
دیتا ہے جسے چاہے مصیبت سے نجا
چھوڑ در ترا ہم جائے کجا
مری یہ ابتدا ہے مری کاوش کی انتہا
تو کر کرم سے قبول اسے بے انتہا

اسم ذات

اسمائے الٰہی کئی سارے ہیں

سارے اسماء بڑے پیارے ہیں

مگر اسم ذات بس اک ہے

کرتے ہے اس کا ورد جو نیک ہے

لفظ اللہ جب کوئی بولتا ہے

سن کر اسے من ڈولتا ہے

نام اللہ کتنا شیریں نام ہے

ملتا اس سے دل کو آرام ہے

اللہ اللہ کرتے رہو

صبح و شام پڑھتے رہو

نام اللہ نام پاک ہے

ہوتی اس سے زباں پاک ہے

اللہ اللہ کہتے رہنا ہے

کہتے کہتے جینا ہے کہتے کہتے مرنا ہے

نام خدا بڑے پیارے ہیں

نام خدا بڑے پیارے ہیں
زندگی کے ہماری سہارے ہیں
بہتے اسی کے حکم سے
سمندر کے کنارے ہیں
چمکتے اسی کے امر سے
آسمان میں ستارے ہیں
دیتی کائنات کی ہر شئے
الوہیت کے اشارے ہیں
ہوتے مساجد سے بلند
اس کی عظمت کے نارے ہیں
رنج و غم میں ہر کوئی
اسی کو پکارے ہیں
ہے وہ سب کا رب
وہی سب کی نیا پار لگائے ہیں
شمس و قمر ارض و سما
سب ہماری خاطر بنائے ہیں

اور رات دن ان کو

خدمت میں ہماری لگائے ہیں

سلام عجب ہے نام خدا کی تاثیر

ہوتے اس سے دل کی دنیا میں اجالے ہیں

صفاتِ الٰہی

لکھی ہے اسی نے ہر اک کی تقدیر
ان اللہ علیم خبیر
اسی کے بندے ہیں جن و انس
عطا کی اسی نے عقل و حس
ہے کوئی ذلیل کوئی بادشاہ
وتعز من تشاء وتذل من تشاء
ہے وہ ہم سے قریب نہیں دور
واللہ علیم بذات الصدور
آنی ہے اک دن ہر اک کو موت
ہے اعلان کل نفس ذائقۃ الموت
ہے ابلیس دشمن انساں بالیقین
انہ لکم عدو مبین
دیتا ہے نیکی کا بدلہ بہترین
واللہ یحب المحسنین
کرتا ہے معاف ہے بڑا کریم
فان اللہ غفور رحیم

ہوتا ہے ساتھ اس کے جو ہے صابرین
ان اللہ مع الصابرین
ادا کر نہیں سکتی شکر کوئی زبان
برستی ہے نعمت اسکی ہر گھڑی ہر آن

کرم الٰہی

ہوا ہم پہ خدا کا کرم
لیا مسلم گھرانے میں جنم
ہوا خدا کا یہ بھی کرم
نہیں پوجا کبھی کوئی صنم
پیدا ہوئے تو کانوں نے سنا
خدا و رسول کا اسم
ہوئے جب کچھ بڑے
کیا سیکھنا دینی علم
سیکھا بچپن میں لکھنا پڑھنا
پکڑ کے ہاتھ میں قلم
ماں باپ نے سکھایا ہمیں
بڑے پیار سے اہمیت لاج و شرم
کرتے رہے ہم گناہ ہر دم
برستا رہا پھر بھی اس کا کرم
توفیق الٰہی سے کی ہے
سلام نے یہ چند سطریں رقم

ہر کام اس کا بے مثال ہے

یہ زمیں اسی کی ہے آسماں اسی کا ہے
وہ کسی کام میں نہ محتاج کسی کا ہے
ہر کوئی اسی کا محتاج ہے
ہو درویش یا کہ سرتاج ہے
وہ خالق کون و مکاں ہے
اسی نے بنایا یہ جہاں ہے
نہ ہوجائے وہ ناراض رکھنا دھیان ہے
یہ زندگی اک امتحان ہے
اسی کے قبضہ میں موت و حیات ہے
ہر کام اس کا بے مثال ہے
دے رکھی اس نے نعمت بے حساب ہے
اک دن دینا ہر چیز کا حساب ہے
قدرت اس کی ہر چیز سے عیاں ہے
ذرہ ذرہ کرتا اسے بیاں ہے
سلام زباں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنا ہے
اور دل میں صرف اسی کا ڈر رکھنا ہے

ذاتِ خدا بڑی کریم ہے

ہے آخر انسان خطا کر جاتا ہے
اک دفعہ نہیں کئی دفعہ کر جاتا ہے
خطا سے پاک خدا کی ذات ہے
وہی چلا رہا یہ کائنات ہے
جانتا وہ ہماری ہر بات ہے
کرتے جو ہم دن رات ہے
رات دن کرتے ہم خطا ہے
نہیں کرتا بند وہ اپنی عطا ہے
مانگتا جو اس سے گناہوں کی معافی ہے
فوراً ہوجاتا وہ اس سے راضی ہے
ذات خدا بڑی کریم ہے
وہی حاکم وہی حکیم ہے
رحمت کی اس کا کوئی کنارا نہیں
سوا اس کے کوئی سہارا نہیں
وہی سب کا مالک ہے
وہی خالق وہی رازق ہے

ظلم کسی پہ وہ کرتا نہیں
بغیر اس کے حکم کوئی مرتا نہیں
بلا اس کی اجازت پتہ بھی ہلتا نہیں
اور باغ میں کوئی پھول بھی کھلتا نہیں

خدا کی قدرت

ہے کیا خوب خدا کی قدرت
دی ہے ہر چیز کو مناسب صورت

ہے یہ سب اس کی کاریگری
بنایا کسی کو نر کسی کو ناری

ہے وہی سب کا خالق و مالک
سوا اس کے ہے ہر چیز ہالک

قدرت اس کی ہرسو عیاں ہے
کائنات کی ہر چیز کرتی بیاں ہے

اسی نے بنایا سارا جہاں ہے
کتنا جاذب اور بیش بہا ہے

جب یہ عالم اتنا سہانا ہے
ہر کوئی جس کا دیوانہ ہے

تو جنت اس کی کیسی ہوگی
جنتی کی ہر چاہت جہاں پوری ہوگی

ہر چیز وہاں کی خوب حسیں ہیں
ہیرے جواہرات سے جو سجی ہیں

جنتی کا وہاں خوب آدر ہوگا
بہہ رہا حسیں ساغر ہوگا

خوب محظوظ ابن آدم ہوگا
ہوگی خوشی ہی خوشی نہ کبھی ماتم ہوگا

سلام جنت جس کا ٹھکانہ ہوگا
نہ کوئی خوشی کا اس کی ٹھکانہ ہوگا

خدا کی قدرت

عیسی کا جو دنیا میں آنا ہے
خدا کی قدرت کا نمونہ ہے
خدا جو چاہے کر سکتا ہے
جو وہ کرتا ہے کون کر سکتا ہے
قدرت کی اس کی کوئی حد نہیں ہے
اس بات میں تو کوئی شک نہیں ہے
عیسی کو بن باپ وہ پیدا کرتا ہے
ہے کوئی اس کے سوا جو ایسا کرتا ہے
دی پیدائش کے ساتھ ہی قوت گویائی ہے
دکھائی اس طرح اپنی کبریائی ہے
بولے عیسی کہ میں عبد اللہ ہوں
یہ مت کہنا کہ میں ابن اللہ ہوں
بنایا اس نے مجھے نبی ہے
اس کے بندے ہم سبھی ہے
عطا کی مجھے کتابِ انجیل ہے
لیکر آئے جبریل ہے

دیا اس نے حکم صلوۃ ہے
ملا ساتھ اس کے حکم زکوۃ ہے
ہر مسلمان کو رکھنا ان سے عقیدت ہے
آقا کی ہم کو یہی نصیحت ہے
فرمایاکہ انبیاء ہوتے آپس میں بھائی ہے
کرتے بیاں وہ خدا کی بڑائی ہے
نہیں ہوتی ان میں کوئی لڑائی ہے
ہوتی ان میں صرف اچھائی ہے
دین سب کا ہوتا ایک ہے
وہ یہی بتاتے ہیں کہ معبود ایک ہے
سلام عقیدہ ہمیشہ صحیح رکھنا
جو بات سچ ہو اسی پہ یقیں رکھنا

مناجات

کرتا جب بندہ خدا سے مناجات ہے
کرتا وہ نازل اپنی عنایات ہے
ہے وہ بڑا کریم سب کی سنتا ہے
وہی ضرورت سب کی پوری کرتا ہے
کی سلام نے مرقوم چند مناجات ہے
ذکر کی اس میں ضرورت و حاجات ہے

(سلام لاجپوری)

مناجات

ہے تعریف کے لائق تری ہی ذات اقدس
جو لے نام ترا ہے وہ زباں بڑی مقدّس
تو ہے سب کا خالق ہو مذکر یا مؤنث
ہے ترا ہی گھر مسجد حرام ہو یا بیت المقدس
تو مالک ہمارا ہم ہے گداگر
دارین کی ہمیں بھلائی عطا کر
دل کو ہمارے اپنی محبت سے بھردے
غیر کی محبت سے اسے خالی کر دے
نیکوں سے محبت نیکیوں کی توفیق دے
گناہوں سے نفرت گناہوں سے دوری دے
ہم ہے گناہوں میں ڈوبے معافی عطاکر
ہوجا ہم سے راضی اپنی رضا عطاکر
رکھا ہے نفس و شیطاں نے قیدی بناکر
مکر و فریب سے ان کے آزادی عطاکر
دے ہمارے جان و مال میں برکت
ہے تری ذات بڑی بابرکت

ایمان کی حلاوت و مٹھاس عطا کر
وقت موعود حسن خاتمہ عطا کر
جو بیمار ہے ان کو صحت عطا کر
پریشان حال کو خوشیاں عطا کر
جو ہے بے اولاد اولاد عطا کر
جو مقروض ہے ان کو دولت عطا کر
ہمیں تو مانگنا بھی نہیں آتا
سب کچھ بے مانگے عطا کر
وبائی مرض کو عالم سے دفع کر
انسانیت کو چین و سکوں عطا کر
جس نے دعاؤں کا کہا ہے
مقصد میں ان کے کامیابی عطا کر
مظلوم کی بھر پور مدد کر
ظالم کی ظلم پر تو ہی پکڑ کر
دین کی نسبت پر جو کام ہو رہے ہیں
سب کو ترقی عطا کر
سب کو حسن نیت عطا کر
تمام شعبوں میں اتفاق پیدا کر

اہل ایماں جو دنیا سے ہے جاچکے
سب کی مغفرت کر جنت عطا کر

ہم ہے سائل تو ہے آقا ہم ہے منگے تو ہے داتا
دعاؤں میں ہماری اثر دے قبولیت عطا کر

مناجات

مریضوں کو ہمارے شفا دے
امید کی کرن کوئی دکھا دے
دعا کے لئے اٹھے ہیں جو دست
اسے مانگنا بھی تو ہی سکھا دے
مریضوں کو دے کر صحت
سارے درد و غم مٹا دے
رکھ رہے ہیں جو مریضوں کا دھیان
ان کو تو ہی بہتر صلہ دے
دے عافیت کے ساتھ زندگی میں برکت
بچوں کی خاطر ان کو جلا دے
شفا خانے سے ملے مریض کو رخصت
اس کو گھر والوں سے اپنے ملا دے

مناجات

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
عطا کر تو شان کریمی کا صدقہ
عطا کردے شان رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گا تجھ سے تو مانگوں گا کس سے
ترا ہوں بندہ تجھی سے مانگتا ہوں
جو مفلس ہے ان کو دولت عطا کر
جو بیمار ہے ان کو صحت عطا کر
مریضوں کی خاطر شفا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
دنیا میں پھیلا یہ وائرس مٹادے
دنیا کو پوری اخوت کا گلشن بنادے
امن و اماں کی فضا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
جو اہل ایماں دنیا سے جاچکے ہیں
بخشش کی ان کے لئے دعا مانگتا ہوں

ہو ان کے فردوس میں درجات بلند
میں تجھ سے یہی دعا مانگتا ہوں
پسماندگان کو کر صبر عطا
اور عطا کر اس پر اجر عطا
کس کو ہے کس چیز کی ضرورت
ہے تجھ کو یارب سب پتہ
سن لے مجھ سائل کی تو صدا
سنتا ہے تو ہی سب کی دعا
کردے معاف ہماری خطا
عطا کر ہم کو اپنی رضا
دے کر تجھے ترے محبوب کا واسطہ
کرم کی تجھ سے دَیا مانگتا ہوں

مناجات

الٰہی ہم خطا کار ہیں
پر تری ذات تو غفار ہیں
کرتے گناہ ہم بے شمار ہیں
پر تری ذات تو ستار ہیں
کردے ہمیں معاف یا رب
کئے پر ہم اپنے شرمسار ہیں
تونے کی عطائیں ہم نے کی خطائیں
یہ سوچ آنکھیں اب اشکبار ہیں
تری رحمتیں ہیں یارب برستی
ہم پر لیل و نہار ہے
ہے وہ سب سے بڑا پاپی
جو کرتا تری ذات کا انکار ہے
غفلت کا ہمیں اپنی اعتراف ہے
کرتے ہم اس کا اقرار ہے
بھر دے دامن کو ہماری خوشیوں سے
گرچہ ہم مستحق سزاوار ہے

کرتے ہے تری ہی عبادت
ترے ہی ہم پرستار ہے
مانگنے تجھ سے مدد
روز جاتے ترے دربار ہے
الٰہی ہو جا ہم سے راضی
اور دے جہنم سے آزادی
ان رحمتی سبقت علی غضبی
کرتا تو خود اس کا اظہار ہے

مناجات

مریضوں کو یا رب شفا دے
درد و غم سارے مٹا دے
سب کچھ ہے ترے ہی قبضہ میں یا رب
تو جب چاہے جسے چاہے شفا دے
توہے امیدوں کا مرکز تو ہی ہے سہارا
ہم کہاں جائے سوا ترے کس کو ندا دے
ہے کشتی ہماری غم کے سمندر میں ڈوبی
تو ہی فضل سے اپنے نیا پار لگا دے
کر ہم پہ کرم اپنا ہو جا ہم سے راضی
نیک بندوں میں کرم سے اپنے جگہ دے
ہے جہاں میں جو بھی بیمار و پریشاں
دے سب کو عافیت اور صحت و شفا دے

مناجات

الٰہی کرم فرما
حال زار پر رحم فرما
کووڈ کی جو وبا ہے
دنیا سے ختم فرما
جو اجڑ چکے ہیں آباد فرما
جو ہو تکلیف میں شاداب فرما
ہم نہیں امتحاں کے قابل
ہر غم سے آزاد فرما
مریضوں کو شفا عطا فرما
جلد ان کو صحت عطا فرما
تو جسے چاہے شفا ہوتی ہے
ورنہ تو بیکار ہر دوا ہوتی ہے
جو اہل ایماں دنیا سے ہے جاچکے
اور ہے پاس ترے آچکے
سب کی قبروں کو نور سے منور فرما
اور سیات کو ان کی حسنات سے مبدل فرما
الٰہی سلام کی تو صدا سن لے
اسے بھی نیک بندوں میں اپنے چن لے

ذکر اللہ

ذکر خدا کی کیا بات ہے
ہوتی اس سے راضی خدا کی ذات ہے
پھیلے عالم میں ذات خدا کے شواہد ہے
ذکر خدا کے سلام بڑے فوائد ہے

ذکر خدا

ذکر خدا کرتے ہیں جو لوگ
ہے خدا کو پیارے وہ لوگ
ذکر خدا سے ملتا ہے کتنا سکوں
تحریر میں کیسے بیاں کر سکوں
جس زمیں پہ ذکر خدا ہوتا ہے
اس کا مقام سب سے جدا ہوتا ہے
فلک کو بھی اس پہ رشک ہوتا ہے
جہاں شوق خدا سے گرا کوئی اشک ہوتا ہے
ذکر خدا روح کی غذا ہے
ہوتی شیطان کو اس سے ایذا ہے
ذکر خدا کرتے رہو وہی کام آنا ہے
سب کو اک دن موت کا پیام آنا ہے
محشر کی گرمی سے نہ ڈرے عاشقان الٰہی
لگے گی پیاس تو کوثر کا جام آنا ہے
مال و دولت عزت و شہرت سب یہیں رہ جانا ہے
یاد الٰہی میں گذری ہے جو ساعتیں وہی کام آنا ہے

کسی نے کیا خوب لکھا ہے

میں پہلے آب زمزم سے
قلم تطہیر کرتا ہوں
پھر اس کے بعد کاغذ پر
نبی کا نام تحریر کرتا ہوں
میں دھو لیتا ہوں جب
قرطاس سارا آب گریہ سے
تب اس پر گنبد خضری کو
میں تصویر کرتا ہوں
مرے آنسو مری فکرِ سخن کو
غسل دیتے ہیں
تو پھر میں نعت کہنے کی
کوئی تدبیر کرتا ہوں

نعتِ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

تھی برسوں سے خواہش نعت رسول بیاں کروں
ہے جو دل کے احساسات اسے عیاں کروں
دیکھتا تھا جو خواب میں رات دن
دو چار نہیں ہفتے کے سات دن
یہ کلام اسی خواب کی حسین تعبیر ہے
کرے گا خدا سلام کی کاوش قبول پورا یقین ہے
(سلام لاجپوری)

کون یہ راز عیاں کر سکتا ہے
مقام نبی بیاں کر سکتا ہے
ساری دنیا ہے اس کام سے عاجز
یہ کام تو صرف خالق دو جہاں کر سکتا ہے
(سلام لاجپوری)

غلو سے بچنا ہے

کرنا بیشک آقا کی ثنا ہے
مگر کرنا اس میں غلو منع ہے
حدیث میں آقا کا ارشاد ہے
رکھنا جسے سدا یاد ہے
فرمایا اک بات ہے تم کو بتانا
رتبے کو مرے حد سے نہ بڑھانا
آقا کے رتبے کو جو حد سے بڑھاتے ہیں
وہ دل آقا کا دکھاتے ہیں
شریعت میں ہر چیز کی اک تحدید ہے
اسے پار نہ کرنے کی سخت تاکید ہے
اسلام کے ہر حکم میں موجود اعتدال ہے
یہی اس کا حسن و کمال ہے
سلام کی بس یہی التجاء ہے
کرنا ہر بات میں دین کا اتباع ہے

بڑھتی جاتی محبت اس قدر ہے

کرتا جو ذکر خیر البشر ہے
خدا کو محبوب وہ بشر ہے
رہتی زباں جس کی ذکر رسول سے تر ہے
خدا کی ہوتی رحمت اس پر ہے
ہوتا ذکر آپ کا شام و سحر ہے
قریہ قریہ بستی بستی نگر نگر ہے
کرتے جتنا ہم ذکر خیر البشر ہے
بڑھتی جاتی محبت اس قدر ہے
ہوئی آپ کے بدولت دولتِ ایماں حاصل
کیسے بتائے ہم اس پر خوش کس قدر ہے
سبھی انبیاء مکرم و محترم ہے
رتبہ مگر آپ کا سب سے بڑھ کر ہے
تعریف آپ کی زبان و قلم سے بالا تر ہے
شان آپ کی بعدازخدا بزرگ توئی قصہ مختصر ہے

مقام نبی سب سے بلند

مقام نبی سب سے بلند ہے
کرتا اظہار رب حرم ہے
آقا کو نہیں حاجت کرے کوئی تعریف
جب کرتا تعریف رب حرم ہے
کرتا آپ سے محبت عرب و عجم ہے
مقام نبی سب سے بلند ہے
کیسے کرے کوئی تعریف کا حق ادا
ہر ادا تعریف سے بالا تر ہے
کرتے تھے عدو بھی احترام
کہتے اخلاق نبی سب سے بلند ہے
محشر میں ہوگی جب مخلوق پریشاں
سب کے لبوں پہ ہوگا کرے کوئی احساں
کریں گے آپ رحم کی گزارش
ہوگی قبول آقا کی سفارش
دیکھیں گے لوگ مقام آپ کا بلند ہے
آدم و عیسی سب سے بلند ہے

بعد از خدا تم ہو

کس سے ہو بیاں کیا تم ہو
ہے یہی عقیدہ بعد از خدا تم ہو
اذاں میں تم ہو اقامت میں تم ہو
نام خدا کے ساتھ ہر جگہ تم ہو
کلمہ میں تم ہو نماز میں تم ہو
بعد از خدا مرکز محبت تم ہو
عرب میں تم ہو عجم میں تم ہو
ہے جہاں اہل ایماں وہاں تم ہو
سید الانبیاء تم ہو سید الاولیاء تم ہو
خدا نے کھائی جس کی قسم وہ تم ہو
سید العابدین تم ہو سید العارفین تم ہو
کی جس نے آسمانوں کی سیر وہ تم ہو
قیامت میں ہوں گے جب لوگ پریشاں
کرے گا جو ان پہ احساں وہ تم ہو
خدا کو ہے جو سب سے محبوب
وہ کوئی اور نہیں وہ بس تم ہو

نبی کی صورت پیاری پیاری

نبی کی صورت پیاری پیاری
خدا نے ہے جس کی قسم کھائی
نبی کے جیسی صورت کسی نے نہ پائی
نبی کی صورت پیاری پیاری
ہوگا ہم پر بھی فضل باری
دیکھیں گے ہم بھی وہ صورت پیاری
نبی کی سیرت بھی ہے پیاری
صحابہ تھے جس کے شیدائی
کرتا ہے جو اختیار نبی کی سنت
خدا کا ہے وعدہ دے گا اس کو جنت
اخلاق نبی ہے سب سے عالی
دیتی ہے شہادت سیرت مصطفائی
دشمن بھی دیتے تھے گواہی
کہ اخلاق نبی ہے سب سے عالی
ہو سلام پہ بھی فضل باری
کہ ہو حاصل دارین کی بھلائی

نبی ہمارے سب سے پیارے

نبی ہمارے سب سے پیارے
دلوں کی دھڑکن آنکھوں کے تارے

بے سہاروں کے سہارے
سب کے دلوں کے دلارے

ہوئے نازل قرآں کے تیس پارے
کرتے تھے اطاعت ارض و سماء چاند ستارے

دیتے ہیں نبوت کی گواہی مسجد کے منارے
محشر میں ہوں گے امیدوں کے مرکز ہمارے

ہے چاہت دیکھوں مسجد نبوی کے منارے
کروں ادا اس میں چالیس نمازیں

ہو نہ جب تک دل کے یہ ارماں پورے
نہ ہو قبل اس کے دن زندگی کے پورے

آیا نہ کوئی بھی آپ کے جیسا

بخشا خدا نے اعجاز ایسا
نہیں آیا کوئی بھی آپ کے جیسا
آئے دنیا میں بہت پاک مکرم
مگر آیا نہ کوئی بھی آپ سا محترم
تھا ہر سو ظلم کا بول بالا
ہوا آمد سے آپ کی کل جہاں میں اجالا
تھے جو اک دوجے کے خوں کے پیاسے
کرایا ان میں قائم بھائی چارہ
جو تھے نگاہ باری میں مبغوض
بنایا ان کو خدا کا پیارا
لکھی ہے سلام نے نعت اس لئے
کٹا کے انگلی شہیدوں میں نام لکھالے

عشق محمد ایمان کی جان ہے

عشق محمد ایمان کی جان ہے
یہی مسلمان کی پہچان ہے
عشق محمد متاع ایمان ہے
کہتا یہ بات قرآن ہے
عشق نبی سے قلب جس کا سرشار ہے
خدا کو آتا اس پہ پیار ہے
عشق نبی پہ سب کچھ قربان ہے
مال ودولت کیا چیز ہے جاں بھی قربان ہے
سلام عشق نبی سے پر جس کا سینہ ہے
اس کا جینا ہی حقیقت میں جینا ہے

نبی ہمارے محمد مصطفی ہے

مالک سب کا خدا ہے
شان اس کی سب سے جدا ہے
چاہو سدا مدد اسی سے
وہی سب کا مشکل کشا ہے
ہے وہی کائنات کا مالک
نہیں خدائی میں شریک کوئی دجا ہے
ہے کائنات میں جو سب سے افضل
وہ نبی ہمارے محمد مصطفی ہے

ہوتا حق ادا نہیں

ہے کون ایسا جو نبی پہ فدا نہیں
تعریف جتنی بھی کرو ہوتا حق ادا نہیں

کیسے کرے تعریف کا حق ادا
پاس کسی کے ایسا زور بیاں نہیں

آئے جہاں میں بہت حسین و جمیل
مگر کوئی بھی آیا آپ کے جیسا نہیں

ہے یوں تو بہت سے پیارے
مگر کوئی بھی آپ کے جیسا نہیں

ہے دعا سلام کی یہی صبح و شام
ملے آقا کے ہاتھوں کوثر کا جام

حضورآخری نبی ہے

جانتے یہ بات مسلم سبھی ہے
آقا ہمارے آخری نبی ہے

آدم سے جو سلسلہ چلا ہے
آپ اس کی آخری کڑی ہے

نہیں آنا اب کوئی بھی نبی ہے
آنی اب قیامت کی گھڑی ہے

رہے دور فتن میں ایماں سلامت
سلام کی رب سے دعا ہر گھڑی ہے

جو ہو آپ کی ختم نبوت کا منکر
سلام وہ کچھ بھی ہو مسلماں نہیں ہے

آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئی جہاں میں آقا کی آمد
تھا ربیع الاول کا مہینہ
انسانیت غرقاب تھی شرک کی مجدھار میں
مل گیا اس کو ہدایت کا سفینہ
تھے جو زندگی کے اطوار سے ناآشنا
آ گیا ان کو جینے کا قرینہ
ہے شہر مدینہ سب شہروں سے پیارا
ہے وہاں آرام فرما آقائے مدینہ
ہے سلام کی خواہش یہی دیرینہ
جا کے دیکھے شہر مدینہ
مشک و عنبر کی خوشبو سے تھا بہتر
حضور اکرم کا پسینہ
تھا تعصب سے پاک و صاف
نبی مرسل کا قلب و سینہ
ہے اہل ایماں کو بھی تعلیم
نہ ہو دل میں حسد بغض و کینہ

ہوتا ہے جہاں بھی ذکر آقا
ہوتی ہے نازل نعمت سکینہ

لکھ رہا ہے سلام آقا کی تعریف
ہے شب جمعہ اور ربیع الاول کا مہینہ

تو رحمت باری جوش میں آئی

جب ہر سو تھی ظلمت کی گھٹا چھائی
تو رحمت باری جوش میں آئی
آقا کی ہوئی آمد کی تیاری
آمنہ کی گود بھر آئی
ہوئے جب آپ پیدا
سب نے خوشیاں منائی
تھے حضور غار حرا میں
کہ پہلی وحی آئی
سن کر قرآں آقا کی زبانی
لوگوں میں تبدیلی آئی

آمد رسول اور دنیا کی کایا پلٹ

پھیلا دنیا میں ہر سو اندھیرا تھا
اوجھل ہو گیا نظروں سے سویرا تھا
ہر طرف چھایا ظلم کا سایہ تھا
انصاف کے منہ پہ لگ گیا تالا تھا
مال یتیموں کا ہڑپ لینا عام تھا
ہوتا یہ عمل صبح و شام تھا
ہر اک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا
کر رکھا اک دوجے سے کنارا تھا
ہر دل پہ چڑھا نفرت کا غبار تھا
نہیں ہو رہا ان میں کوئی سدھار تھا
ہو رہا عورتوں پہ ظلم تھا
سماج ظلمت و تاریکی میں گم تھا
قوی کمزور کو ستاتا تھا
مال و دولت ان کا دباتا تھا
یہ سب ظلم و ستم ہو رہا تھا
مظلوم بیچارہ رو رہا تھا

کہ رحمت باری جوش میں آئی
آمنہ کی گود بھر آئی

کیا آقا نے ظلم و ستم کا خاتمہ
جگائی ان کی سوئی ہوئی آتما

بھولا سبق سب کو یاد کرایا
انسان کو واقعی انسان بنایا

آقا بن کے رحمت آئے
سب کے دل سے دل ملائے

دلوں میں پیار کے دیپ جلائے
مظلوموں کو ان کے حقوق دلائے

سلام آقا کا یہ احسان ہم کیسے بھولائے
ہماری خاطر اٹھ کر راتوں کو آنسو بہائے

ہے بلند اس کی قسمت کا تارہ

دیکھا ہے دنیا نے یہ نظارہ
دیکھ آپ کی انگلی کا اشارہ

چاند ہو گیا دو ٹکڑے
ہوگا کتنا حسین وہ نظارہ

کرتا ہے جو تعلیم سے آپ کی
رو گردانی ہٹ دھرمی اور کنارہ

ہے وہ بد نصیب اور قسمت کا مارا
نہ ہوگا محشر میں اس کا کوئی سہارا

ہے جو بھی آپ کا متوالا
بلند ہے اس کی قسمت کا تارا

آقا سے محبت کی بدولت
ہوتا ہے دل کی دنیا میں اجالا

سلام نے پائی ہے خوب قسمت
نبی سے ہے حاصل اس کو نسبت

ہو جب وقت سکرات طاری
ذکر خدا ہو زباں پہ جاری

ذکر سے ان کے ہوجاتی معطر فضاہے

اک عالم جن پہ فدا ہے نام محمد مصطفی ہے

اک سے بڑھ کے اک ان کی ادا ہے

ذکر میں ان کے آتا مزا ہے

اور ہو جاتی معطر پوری فضا ہے

آدمیت کو ہدایت کا سبق دیا ہے

قلیل عرصہ میں پیدا انقلاب کیا ہے

کیا بتائیں آپ کے اوصاف کیا کیا ہیں

قلم تحریر میں لائے سکت کہاں ہے

سلام نے توفیق خدا سے نعت کو تحریر کیا ہے

نام سے ان کے روشن اپنا نام کیا ہے

ہوں گے محشر میں بھی ہمارے سہارے

نبی ہمارے سب سے پیارے
ہوئے نازل قرآن کے سی پارے
یتیموں کے والی بے سہاروں کے سہارے
ہوں گے محشر میں بھی ہمارے سہارے
کرتے تھے اطاعت چاند ستارے
نبی ہمارے پیارے پیارے
دلوں کی دھڑکن آنکھوں کے تارے
ہے خدا کے سب سے دلارے
ہوئے عطا معجزے کئی سارے
کرتا ہے قرآن بھی کچھ اشارے
دیتے ہیں نبوت کی گواہی مسجد کے منارے
ہوتے ہیں بلند توحید و رسالت کے نعرے
خدا وہ دن بھی جلد دکھائے
روضہ پہ جاکے سلام نعت سنائے

خدا کے بعد مرکز محبت تم ہو

ہے جہاں میں ہرسو چرچا محمد کا
کرتا ہے عالم اظہار محبت کا
ہے مومن آپ کا دل دادہ
کرتا ہے آپ سے محبت سب سے زیادہ
ہے مسلماں کو نام محمد سے محبت
رکھتے ہیں بچے کا وہ نام محمد
مومن جب بھی نام آپ کا سنتا ہے
سن کر کہ وہ جھومتا ہے
سلام خدا نے ساتھ اپنے رکھا نبی کا نام ہے
خدا کے بعد سب سے بلند آپ کا ہی مقام ہے

نسب نامہ

ہے اک گذارش رکھنا یاد سب
رحمتہ للعالمین کا پاک نسب

کتابوں میں یہ بات درج ہے
آقا کی پانچ پشت کا نام رکھنا یاد فرض ہے

ہے نام آپ کا محمد والد کا عبد اللہ
دھیان سے سننا بات مری بھائی سعد اللہ

آگے ہے عبد المطلب بعدہ ہاشم
لقب ہے آپ کا ابو القاسم

ہے بعد اس کے عبد مناف نام آخری
ہے نبوت کے سلسلہ کی آپ کڑی آخری

آگے عدنان تک نسب ثابت ہے
بعدہ جو کرتا ہے بیاں وہ کاذب ہے

سلام کا یہ پیام سدا یاد رکھنا
نبی کی محبت سے دل شاد رکھنا

آنکھوں کے تارے

ہے نبی بڑی شان والے
بھیجتے ہیں درود ایمان والے

ہے ہر سو آپ کے چاہنے والے
رکھتے ہیں محبت ایمان والے

کرتے تھے اطاعت چاند سورج ستارے
ہے جو سنت کے پابند خدا کو ہے پیارے

آئے جہاں میں انبیاء بہت سارے
ہے مگر آپ سب کی آنکھوں کے تارے

یتیم بیوہ مجبور اور بے سہارے
تھے آپ سب کے سہارے

ہوئے آپ پہ نازل قرآن کے سی پارے
ہے عرب و عجم میں حفاظ بہت سارے

ہوتے ہیں سلام روز مسجدوں سے
بلند توحید و رسالت کے نعرے

افضل الانبیاء و سید المرسلین

خدا نے چاہا کرے اپنا کرم
تو لے آئے تشریف رسول اکرم
ہوئی آمد پیر کے دن
غمگین ہوا شیطان لعین
ہوا اعلان ہے یہ خاتم النبین
ہے افضل الانبیاء سید المرسلین
ہوا آپ پہ نازل قرآن مبین
بنے اس میں واسطہ جبریل امین
کی تبلیغ رات دن
لائے اسلام انس و جن
کی دعوت کے خاطر ہجرت مدینہ
بہایا صحابہ نے بھی خوب پسینہ
تھا صحابہ کا اک ہی مقصد
پہنچے عالم میں لے کے دین کی دعوت
ہے صحابہ محسن ہمارے
تھے سب نبوت کے چاند تارے

سرور

کرو ذکر آقا تو نور ملتا ہے
دل کو بے حد سرور ملتا ہے
ذکر آقا بھی اہم عبادت ہے
ہوتی اس پہ خدا کی عنایت ہے
کرتا جو بھی آپ کا ذکر خیر ہے
رہتا باقی نام اس کا تادیر ہے

ہوتا ذکر آپ کا شام وسحر ہے

کرتا جو ذکر خیر البشر ہے
خدا کرتا اس کی قدر ہے

زباں جس کی ذکر احمد سے تر ہے
وہ زباں مبارک کس قدر ہے

ہوتا ذکر آپ کا شام و سحر ہے
قریہ قریہ بستی بستی نگر نگر ہے

سنتے جس قدر بھی ذکر خیر البشر ہے
بڑھتی محبت اسی قدر ہے

ہوئی جو قائم ان سے نسبت ہے
کیسے بتائیں ہم خوش کس قدر ہے

تمام انبیاء بلا شبہ محترم ہے
رتبہ مگر آپ کا سب سے بر تر ہے

تعریف آپ کی سوچ و فکر سے بالا تر ہے
شان آپ کی خدا کے بعد سب سے بر تر ہے

فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

محمد کی آمد سراجا منیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

ہے لقب بشیرا نذیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

تھے مشہور صادقا امینا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

ہے رب کی نعمت عظیما
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

ہے ذکر آپ کا ذکرا جمیلا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

ہوا آپ پہ نازل مبارک صحیفہ
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

ہو شام و سحر یہی وظیفہ
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

سلام کی ہے چاہت
دیکھے جاکر شہر مدینہ

ہو کے روضہ پہ حاضر
سنائے مبارک وظیفہ
ہے محمد کی ہستی فضلا کبیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

اھلِ بیت

خدا نے بخشی جن کو بڑی شان ہے
بھیجتے جن پہ درود اہل ایمان ہے
ہے جو اہل بیت
فضیلت سے ان کی واقف سارا جہان ہے
رکھنا مری آل سے محبت
آقا کا یہ فرمان ہے
آج اہل بیت اے مومنوں
مالی حالت سے دو چار ہے
یہ پورا گھرانہ بے مثال ہے
رکھنا ہمیں ان کا خیال ہے
اہل بیت لگائے ہم سے آس ہے
اپیل آج کی کچھ خاص ہے
وہ سب ہمارے سروں کے تاج ہے
ہمیں نسبت پہ ان کی ناز ہے
رابطہ کا مبارک یہ اقدام ہے
کرنا آل رسول کی فکر ان کا کام ہے
کر رہے وہ عظیم خدمات ہے
ہوئے آج وہ آپ کے مہمان ہے

درود پاک

درود پاک روح کی غذا ہے
ہمارا تن من نبی پہ فدا ہے
کرتے ہیں جب ذکر رسول
ہو جاتی معطر فضا ہے

درود پاک

ہے مبارک ذکر درود پاک
کرتا ہے اس کا ذکر قرآن پاک
پڑھتا ہے جو دعا کے اول و آخر
کرتا ہے وہ دعا قبول خدائے پاک
درود پاک کے اہتمام سے
ہوتی ہے دل کی دنیا روشن اور زباں بھی پاک
ہوگا آقا کا قرب نصیب
پڑھتا رہے گا جو بھی درود پاک
سلام اور تمام اہل ایماں
سدا بھیجتے رہے آقا پر درود پاک

درود پاک

ہر شب جمعہ کرنا ہے یہ کام
ہو ہمیشہ اس کا اہتمام
ہے سلام کا بس یہی پیام
بھیجے آقا پہ زیادہ سے زیادہ درود و سلام

درود پاک

کہتا ہے یہ بات قرآن کریم
بھیجو آقا پہ درود شریف
ہے پاکیزہ عمل درود پاک
ہوتا ہے اس سے آدمی خدا سے قریب
ہوں گے آقا بھی بے حد خوش
شفاعت بھی ہوگی نصیب
سلام کو بھی ہو اس کی توفیق
کہ بھیجے وہ زیادہ سے زیادہ آقا پہ درود شریف

درود پاک

روز جمعہ درود کی فضیلت ہے
بھیجے آقا پہ درود اکابر کی نصیحت ہے
ہے سانس ابھی جاری موقع غنیمت ہے
درودِ پاک کے فوائد کھلی حقیقت ہے

درود پاک

درود پاک بڑی پیاری عبادت ہے
زبان و دل کو ملتی اس سے حلاوت ہے
روز جمعہ کرنی اس کی کثرت ہے
ہوتی اس سے کاموں میں برکت ہے

درود پاک

مجلس میں جب بھی اسم محمد آئے
زباں پہ ہماری صل علی محمد آئے
ہے یہ عبادت اتنی پیاری کہ
چھا جاتے ہیں ہر سمت رحمت کے سائے

درود پاک

ہے جمعہ کا دن بڑا ہی مبارک
کہتا ہے یہ بات اللہ تبارک
بھیجو اس روز آقا پہ درود
ہے یہ آقا کا ارشاد مبارک
کرتا ہے یہ عمل خود اللہ تبارک
کرتا ہے اس کا ذکر کلام مبارک
ہے یہ ذکر بڑا ہی مبارک
مبارک مبارک بڑا ہی مبارک

کرو روز جمعہ خوب عبادت
بطور خاص سورۂ کہف کی تلاوت
ہوتی ہے اس سے دجال سے حفاظت
ہے یہ نسخہ بڑا ہی مبارک
ہے روز جمعہ اک گھڑی مبارک
کرتا ہے اس میں دعا قبول اللہ تبارک
ہے دعا سلام کی خدا رکھے سب کو سلامت
اور کرے گناہوں سے سب کی حفاظت
دے سب کو وقت پر حسن خاتمہ کی دولت
ہے ایسی موت مبارک بڑی ہی مبارک

کہو شوق سے صل علی محمد

سنو جب اسم محمد
کہو شوق سے صل علی محمد
لب دونوں جاتے ہیں مل
بولتے ہے جب نام محمد
ہوتا ہے ہر کوئی متأثر
سنتا ہے جب کلام محمد
سنو جب اسم محمد
کہو شوق سے صل علی محمد
ہے محبوب و پیارا
ہم کو نام محمد
جہاں میں نہیں کوئی مثال محمد
ہے ہر سو پھیلا فیضان محمد
جبرئیل امیں ہے دربان محمد
کیا خوب ہے شان محمد
سلام اکیلا تو نہیں ہے
ہے سارا جہاں ثنا خوان محمد
سنو جب اسم محمد
کہو شوق سے صل علی محمد

درود پاک

آج جمعہ کی مبارک شب ہے
فضیلت سے جس کی واقف ہم سب ہے
آج کے دن کرنا یہ کام ہے
بھیجنا آقا پہ درود و سلام ہے
بھیجتا جو آقا پہ درود ہے
ہوتا اس سے راضی معبود ہے
درود پڑھنے کا ملتا یہ انعام ہے
ہوتا اس سے تازہ ایمان ہے
بڑھتی اس سے آقا کی محبت ہے
جس کی سب کو ضرورت ہے
آقا کا ہم پر بڑا احسان ہے
آپ ہی کی برکت سے ملا ایمان ہے
ایماں کی بدولت جنت کے حقدار ہے
ہونا وہاں پھر خدا کا دیدار ہے
آقا کا ہم جتنا بھی ادا کرے شکر کم ہے
سلام نے فضل خدا سے کئے یہ اشعار رقم ہے

ہے لقب آپ کا رحمۃ للعالمین

تھی عالم پہ ظلمت تاری
تو جوش میں آئی رحمت باری

ہوئی جہاں میں آقا کی آمد
بتائی باتیں بڑی کار آمد

سجا سر پہ رسالت کا سہرا
تھا بڑا پر نور آپ کا چہرا

کہتا ہے یہ رب العالمین
ہے لقب آپ کا رحمۃ للعالمین

ہوئی ختم آپ پہ نبوت
دیا عالم کو درس اخوت

ہے عالم میں آپ کا ہی بول بالا
ہے آپ کے ہی دم سے عالم میں اجالا

ہوا آمد سے ابلیس کا منہ کالا
کھلا قلب پہ لگا ظلمت کا تالا

تھے اخلاق آپ کے سب سے اعلی
کرتا ہے اس کا اعلان باری تعالیٰ

نبی پہ فدا ہے سارا زمانہ

ہو کوئی آپ کے جیسا تو بتانا
مرے نبی پہ فدا ہے سارا زمانہ
دنیا سے گئے ہوا اک زمانہ
ممکن نہیں پھر بھی نقشے پا کو مٹانا
آئے جہاں میں عقلمند و دانا
مگر آیا نہ کوئی آپ سا دانا
ہے دارین میں وہی کامران
جس نے آپ کو نبی ہے مانا
ملے گا اسے رضا کا پروانہ
ہوگا فردوس اس کا ٹھکانہ
خدا سب کے ایماں کی کرے حفاظت
ہے سلام فتنوں سے پر یہ زمانہ

ہے لقب آپ کا سید الانبیاء سید البشر

ہوئے عالم میں جب آپ جلوہ گر
ہونے لگا چرچا آپ کا گھر گھر
گر گئے کسریٰ کے کنگرے
تھا یہ آپ کی آمد کا اثر

اٹھ گیا تھا سر سے والد کا سایہ
تھے دادا کو محبوب آمنہ کے لخت جگر
تھا آپ کی نبوت کا ہی یہ اثر
رک گیا شیاطین کا آسمانوں پہ گذر

ہوتا ہے چرچا آپ کا گھر گھر
قریہ قریہ بستی بستی نگر نگر
نہیں آنا اب کوئی اور نبی
ختم نبوت کا سہرا سجا ہے آپ کے سر

ہے لقب آپ کا سید الانبیاء سید البشر
نہیں آپ سا کوئی دوجا بشر
ہوئی جب آمد مدینہ جگمگانے لگے دیوار و در
تھی ہر اک کی چاہت چمکے اس کا مقدر

قسمت ابو ایوب کی جاگ اٹھی
ہوئے آقا تشریف فرما ان کے گھر

راز کائنات کے سارے بتا دیئے

تھا لقب امی مگر
خزانے علم کے لٹا دیئے
نبیٔ مرسل کا کیا کہنا
راز کائنات کے سارے بتا دیئے
ستایا تھا جنہوں نے رات دن
ان کے لئے بھی دعا کو ہاتھ اٹھا لئے
تھے جو خون کے پیاسے
ان کو سبق اخوت کے پڑھا دیئے
کیا غریبوں کا ایسا احترام
غریبوں کے رتبے بڑھا دیئے
کیا عالم سے ظلم کا خاتمہ
عدل و انصاف کے دریا بہا دیئے
امیر و غریب کی تھی جو تقسیم
فرق اس کے یکسر مٹا دیئے
کامیابی کے تھے جو راز
انسانیت کو سارے بتا دیئے

نبی ہمارے پیارے پیارے

نبی ہمارے سب سے پیارے
ہوئے آپ پہ نازل قرآن کے تیس پارے
یتیموں کے والی بے سہاروں کے سہارے
ہوں گے محشر میں بھی ہمارے سہارے
کرتے تھے اطاعت چاند ستارے
نبی ہمارے پیارے پیارے
دلوں کی دھڑکن آنکھوں کے تارے
ہے خدا کے سب سے دلارے
ہوئے عطا معجزے کئی سارے
کرتا ہے قرآن بھی کچھ اشارے
خدا وہ دن بھی جلد دکھائے
روضہ پہ جا کے سلام نعت گنگنائے

متفرق اشعار

آپ کے مقام کو کیسے بیاں کروں آقا
مجھے تو آتا نہیں تحریر کا سلیقہ
آپ کے مقام کو بیاں کر سکتا ہے
صرف خدائے پاک کا صحیفہ

جب بھی بیاں ذکر آقا ہوتا ہے
سن کے تازہ ایماں ہوتا ہے

کون یہ راز عیاں کر سکتا ہے
مقام محمد بیاں کر سکتا ہے
سارے انسان ہے اس کام سے عاجز
یہ کام تو صرف خالق دو جہاں کر سکتا ہے

ہے نبی سے محبت ایماں کی علامت
اس سے ہوتی ہے پیدا ایماں میں حلاوت
اور ہوتی ہے حاصل حسن خاتمہ کی دولت
ہو سلام کو بھی حاصل یہ سعادت

ہے عالم میں آپ کا ڈنکا بجا
ہوئی حاصل خدا کی رضا
ہوا آپ پہ قرآن نازل
تھے آپ سب سے بڑے عادل
انبیاء کے سردار خاتم الانبیاء
افضل الرسل افضل الانبیاء
کیا جانی دشمنوں کو بھی معاف
تھا قلب مبارک آئینہ سے بھی زیادہ صاف

کلام پاک یہ بات عیاں کرتا ہے
جگہ جگہ شان نبی بیاں کرتا ہے
مقام نبی کی رفعت کا کیا کہنا
آپ کی شان کو بیاں خالق دو جہاں کرتا ہے

ہوگی جس کام پہ سنت کی مہر
نہیں ہوگا اس پہ نازل خدا کا قہر

آقا کی شان تو دیکھیے سلام
کرتا ہے تعریف آپ کی خدا کا کلام

کروں میں تا عمر یہی رقم
حمد خدا اور نعت نبی رقم

ہو سدا ہمارا یہی کام
بھیجنا آقا پہ درود و سلام

جس لب پہ صلوۃ و سلام آئے گا
سلام کڑے وقت میں یہ عمل کام آئے گا

کرتے جب بھی ہم ذکر رسول ہے
ملتا دل کو چین و سکون ہے
کرے جتنا بھی ذکر رسول کم ہے
سن کر ہو جاتی بارہا آنکھیں نم ہے
تا عمر یہ سعادت ملتی رہے
زباں سلام کی ذکر رسول کرتی رہے

مجلس میں جب بھی اسم محمد آتا ہے
زبان پہ ہماری صل علی محمد آتا ہے

پڑھ لیجئے درود ہے آج جمعہ کا دن
ہوگا خوش مالک یوم الدین
رکھنا اس بات کا دھیان
نہ گذر جائے غفلت میں آج کا دن

ہے نگاہ شریعت میں وہی مومن
جسے اس بات کا کامل یقین ہے
کہ حضور اکرم کی ذات گرامی
افضل الرسل و خاتم النبین ہے

نہیں آنا اب کوئی نبی حضور کے بعد ہے
کرتی اس کا اعلان خدا کی کتاب ہے
ہے جو آپ کی ختم نبوت کا منکر
روز قیامت وہ مستحق عذاب ہے

رحمت عالم کی آمد سے
دنیا کی تصویر بدل گئی
جو تھے کھڑے جہنم کے دہانے پر
پل بھر میں ان کی تقدیر بدل گئی

اخلاق محمدی سے زمانہ رام ہوا
ابو لہب پوری طرح ناکام ہوا
دی خدا نے حضور کو وہ عزت
کہ زمانے بھر میں آپ کا نام ہوا

ہم لاکھ گنہگار صحیح
کہلاتے آقا کی امت ہے
ہے اک بڑی چاہت یہ کہ
جا کر دیکھنا آقا کا سبز گنبد ہے

ہے خواہش یہ سعادت بھی کمالوں
نبی کے نعت خواں میں نام اپنا لکھالوں
ہے مثل مشہور سنی ہی ہوگی
کٹا کے انگلی شہیدوں میں نام اپنا لکھالوں

ملے نبی کو سارے تحفے فرش پر ہے
مگر نماز کا ملا تحفہ عرش پر ہے
ہو چاہے کوئی امیر یا کہ غریب ہے
ہوتا نماز میں خدا سے بے حد قریب ہے
ارشاد رسول قرۃ عینی فی الصلوۃ ہے
پتہ چلا نماز میں کوئی تو خاص بات ہے

راستہ جو سنت کا کہلاتا ہے
منزل تک آدمی کو پہنچاتا ہے
بچاتا ہے جو جہنم میں جانے سے
اور مستحق جنت بناتا ہے

ہے پر لطف تذکرہ آپ کا

ہے بلند سب نبیوں سے مقام آپ کا
خدا نے بھی رکھا ہے ساتھ اپنے نام آپ کا
انسان ہی نہیں ملک بھی کرتے تھے احترام آپ کا
قریہ قریہ بستی بستی ہوتا ہے بیان آپ کا
نہیں ہوتی سیری کرو جتنا بھی ذکر آپ کا
ہے بڑا پر لطف تذکرہ آپ کا
ہے آپ کے کئی سارے معجزات
ان میں قرآن ہے بڑا معجزہ آپ کا
کرتا ہے اک جہاں ذکر خیر آپ کا
ہے لقب سید البشر آپ کا

نہیں کوئی خطہ آپ کے ذکر سے خالی

انبیاء ہوتے ہیں خدا کے نیک بندے
اور رب کے ہوتے ہیں نمائندے
بنتے ہیں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ
روکتے ہیں گمراہی سے بتاتے ہیں جنت کا راستہ
حضور کریم ہیں انبیاء کے خاتم
آمد پر آپ کی منایا شیطان نے ماتم
مرتبہ آپ کا ہے ہر لحاظ سے عالی
نہیں کوئی خطہ آپ کے ذکر سے خالی

اوصاف انبیاء

انبیاء بھی ہوتے بشر ہے
نہیں ہوتا مگر ان میں کوئی شر ہے
ہر گناہ سے ہوتے پاک ہے
زندگی ہوتی ان کی بے داغ ہے
ہوتی خدا کی طرف سے حفاظت ہے
نہیں کر سکتا شیطان کوئی شرارت ہے
رکھتے نہیں کسی سے عداوت ہے
نکلتا زباں سے صرف صداقت ہے
ہوتے ہیں امام قوم کرتے امامت ہے
ہے وہ کامیاب جو کرتے ان کی اطاعت ہے
نہیں ہوتے کسی سے مرعوب
ہوتی ان میں بڑی شجاعت ہے
نبوت کے لئے خدا ان کو چنتا ہے
ہر دعا ان کی وہ سنتا ہے
کتابوں میں موجود یہ صراحت ہے
نہیں ہوتا کوئی ایسا عیب ہوتی جس سے کراہت ہے

اے مسلماں ٹھیک اپنا عقیدہ رکھنا
سوچ و فکر کو سنجیدہ رکھنا
عقیدہ مسلماں کا غلط ہو نہیں سکتا
قرآن و سنت سے الگ ہو نہیں سکتا

وہ نبی کا سچا یار ہے

نبی کی سنت سے جس کو پیار ہے
وہ نبی کا سچا یار ہے
خدا کو بھی آتا اس پہ دلار ہے
جو کرتا سنت پہ عمل لیل و نہار ہے
سنت پہ عمل نہیں مشکل آسان ہے
جو چاہے ہی نہ اس کو بہانے ہزار ہے
سنت پہ عمل لگتا ہے اسی کو مشکل
نفس و شیطان کے آگے ہوتا جو لاچار ہے
جو عمل کرنا ہی نہ چاہے
نفس و شیطان ہوتے اُسی پہ سوار ہے
ہے جو سنت پہ عامل ان سے پوچھئے
سنت پہ عمل نہیں کوئی دشوار ہے
ہوں گے جو سنت پہ عامل
محشر میں ہوں گے شفاعت کے حقدار ہے

شہر مدینہ

ہے بڑا مقدس شہر مدینہ
میں بھی جاکے دیکھوں ہے تمنا دیرینہ
ہے جہاں آرام فرما آقائے مدینہ
ہے بڑا مبارک شہر مدینہ
کروں جاکے سجدے مسجد نبی میں
ادا کروں نمازیں مبارک زمیں میں
جاکے دیکھوں روضہ کی جالی
ہوں وہاں حاضر بن کے سوالی
ہو صلوۃ و سلام لب پہ جاری
ہے یہ عبادت بڑی ہی پیاری
ملے وقت آخر خاک مدینہ
ہے جہاں مدفون مبارک خزینہ
ہے معطر معطر فضائے مدینہ
جا کے میں بھی دیکھوں شہر مدینہ
ہے آنکھوں کا تارا شہر مدینہ
ہے سب سے پیارا شہر مدینہ
ہو جلد میسر دیدار مدینہ
ہے سلام کی تمنا یہی دیرینہ

آرزو

ہوگا جب خدا کا کرم
دیکھیں گے ہم بھی مبارک حرم
ہوگا جب مدینہ میں داخلہ
مارے ادب کے لڑکھڑائیں گے قدم
ہوگی جب روضہ پہ حاضری
بھول جائے گا دل ہر اک غم
ہوگی جب سامنے روضہ کی جالیاں
آنکھیں ہوگی مارے خوشی کے نم
ہے سلام کی یہ آرزو
کرے وقت پہ پوری رب حرم
جب ہو روح تن سے جدا
ہو جنت البقیع مدفن

تھام لے دامان محمد

ہے عالم ثنا خوان محمد
سب کی زباں پر ہے نام محمد
ملی ہے آپ کی بدولت دولت ایماں
ہے یہ ہم پر احسان محمد
مقام محمد کا کیا پوچھنا
جبریل امیں ہے دربان محمد
ہے جہاں میں ہر سو پھیلا
فیضان محمد ہاں فیضان محمد
ہے گر چاہت رضائے رب کی
تو تھام لے دامان محمد
ہے سلام کی بس یہی تمنا
ملے عرش کا سایہ اور شفاعت محمد

راہ سنت راہ جنت ہے

آقا کے چہرے پہ ہوتی مسکان تھی
باوجودیکہ ہوتی امت کی فکر ہر آن تھی
مسکراتے ہوئے ملنا آقا کی سنت ہے
سنت پہ عمل یہ راہ جنت ہے
سنت پر عمل آسان ہے
اس سے محبت جزء ایمان ہے
ہے جو بھی سنت پہ عامل
ہوتا اس سے مایوس شیطان ہے
ہو جسے سنت پہ عمل کا جذبہ
حقیقت میں وہی مسلمان ہے

سنت رسول ہی راستہ سیدھا ہے

سنت ہے جس کا نام حضور کی ادا ہے
ہوتا مسلمان اس پہ فدا ہے
کرو اختیار سنت رسول کی
دیتا قرآن یہی ندا ہے
ہے سارے راستے گمراہی کے
سنت رسول ہی راستہ سیدھا ہے
قرآن و سنت کو تھامے رہنا
کہا آقا نے یہی بوقت وداع ہے
ہے جو عاشقان رسول ان سے پوچھئے
رکھا سنت میں کتنا مزا ہے
ہے سنت رسول پہ جس کا چلن
ہوتی انہیں حاصل خدا کی رضا ہے
ملے گا اس کو کوثر کا جام
جو آقا کی سنت پہ چلا ہے
سلام کرنا ہے راہ سنت اختیار
اسی میں دارین کا بھلا ہے

سنت رسول بڑی پیاری ہے

سنت رسول بڑی پیاری ہے
ہوتی اس سے دور روحانی بیماری ہے
گر ہوں گے ہم سنت پہ عامل
ہونی حضور سے قربت ہماری ہے
ہے سنت مسواک ایسی سنت
ہوتی جس سے دانتوں کی بھی صفائی ہے
ہے وہ مومن قابل مبارکباد
جس نے چہرے پہ سنت سجائی ہے
نہ ہونا بدعت سے کبھی قریب
شریعت میں اس کی مناھی ہے
ہے وہ قلب قابل تعریف
جس میں عظمت رسول سمائی ہے
ہے سلام وہ خدا کو محبوب
جو سنت رسول کا شیدائی ہے

نبی کے نقش قدم

ہے مبارک نبی کے نقش قدم
نبی ہے خدا کو بڑے محترم
چلے گا جو بھی ان کے نقش قدم
ہوگا وہ خدا کو پیارا خدا کی قسم
چل کر نبی کے نقش قدم
لہرایا صحابہ نے اسلام کا علم
ہوگئے دیکھتے ہی دیکھتے زیر نگیں
مشرق و مغرب پورب و پچھّم
ہوگی امت اسی وقت سر بلند
چلے گی جب وہ آقا کے نقش قدم
ہے یہ بھی خدا کا کرم
آجاتے ہیں نعت کے الفاظ نوک قلم
ہے دعا خدا سے کرے خصوصی کرم
نہ ڈگمگائے راہ سنت سے سلام کے قدم

آپ نے ہی جینے کا سلیقہ سکھایا

ہے نبی کی سنت اکرام کرنا
تو بھی اے مسلم اسے اختیار کرنا
کرنا سب کی عزت اپنا ہو یا پرایا
نبی نے عمل سے اپنے یہی سکھایا
جس نے آپ کو رات دن ستایا
اسے بھی آپ نے گلے سے لگایا
تھے آپ کے اخلاق ایسے عالی
خدا نے بھی خلق عظیم کا مژدہ سنایا
کرے ہم جتنا بھی شکرِ خدا کم ہے
اس نے ہمیں آپ کا امتی بنایا
ہے آپ کا یہ احسان اہل جہاں پر
کہ آپ نے ہی جینے کا سلیقہ سکھایا

سفر معراج

خدا کی قدرت کا ہے نمونہ
آقا کا آسماں پہ جانا اور آنا
ہے محمد خاتم النبین
تھا خدا کو یہی بتانا
ہوئی ملاقات میں کیا باتیں
آج تک کسی نے نہ جانا
دیا نماز کا تحفہ یہ کہکر
پانچ کی ادائیگی پر ثواب خمسین کا پانا
ہوئی جب معراج سے واپسی
نہ تھا خوشی کا آپ کی کوئی ٹھکانہ
کی بو جہل نے واقعہ کی تردید
صدیق نے مگر اسے سچ جانا
اسی روز سے کہتا ہے بوبکر کو
صدیق اکبر سارا زمانہ
بوجہل کی تھی قسمت جو پھوٹی
جس نے حقیقت کو بھی جانا فسانہ
واقعۂ معراج سے سلام خدا کو
جہاں والوں کو تھا مقام آپ کا بتانا

تحفہ معراج

جو سارے اسفار کی معراج ہے
نام اس کا سفر معراج ہے
ہوئی وہاں جو باتیں وہ اک راز ہے
اس کے ذکر کا قرآن کا عجب انداز ہے
معراج کا عظیم تحفہ نماز ہے
جو ہر مومن کی بھی معراج ہے
کرتا مومن اسے ادا صبح و شام ہے
کرتا اس میں خدا سے راز و نیاز ہے

نام محمد

سنتا ہے مومن جب بھی نام محمد
ہو جاتا تازہ ایمان ہے
سن کر نام محمد
بھیجتا درود و سلام ہے
کرتا محبت میں آپ کی
جان و مال بھی قربان ہے
دیکھے جاکر شہر مدینہ
ہوتا ہر مومن کا ارمان ہے
ہے آقا خاتم النبین
کہتا یہ بات قرآن ہے
ہے سلام آپ کا نام لیوا
خدا کا یہ کتنا احسان ہے

بس اتنا کرم ہو جائے

اے اللہ دل میں عشق مصطفی
لب پہ نعت مصطفی
زباں پہ درود مصطفی
عمل میں سنت مصطفی
دنیا میں محبت مصطفی
آخرت میں سفارش مصطفی
قبر میں دیدار مصطفی
محشر میں شفاعت مصطفی
حوض کوثر پہ جام مصطفی
پل صراط پہ دامن مصطفی
اور جنت میں
رفاقت مصطفی عطا فرما

گزارش

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بدیں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
تو نیز از بدی بینی اندر سخن
بخلق جہاں آفریں کار کن

ترجمہ : میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن برے لوگوں کو نیکوں کے واسطے سے خدا بخشے گا، تو بھی میرے کلام میں اگر برائی دیکھے تو جہاں پیدا کرنیوالے کی عادت کے موافق عمل کر۔

چو بینی پسند آیدت از ہزار
بہ مردی کہ دست از تعنت بدار

جب ہزار شعر میں تجھ کو ایک پسند آجائے تو تجھ کو مروت کی قسم ہے کہ عیب جوئی سے دست بردار ہو۔

مئولف کی دیگر تالیفات

(۱) منتخب تقاریر۔جلد اول (مطبوعہ)

(۲) مجالس خطیب الامت۔دو جلدیں (مطبوعہ)

(۳) لطائف سورۂ یوسف۔دو جلدیں (مطبوعہ)

(۴) ملفوظات خطیب الامت۔جلد اول (مطبوعہ)

(۵) ارشادات خطیب الامت۔جلد اول (مطبوعہ)

(۶) بچوں کے لئے احکام ومسائل (مطبوعہ)

(۷) مختصر تذکرہ وتعارف، حضرت مولانا یعقوب اشرف صاحب راندیریؒ (مطبوعہ)

(۸) گلدستہ سعید یعنی حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوریؒ کا کچھ ذکر خیر (مطبوعہ)

(۹) میرے والد مرحوم کا کچھ ذکر خیر (غیر مطبوعہ)

(۱۰) شخصیات (منظوم) (غیر مطبوعہ)

The printing costs of this Kitaab was donated as
Isal-e-sawab for our late Father

Haji Yusuf Alibhai.

Stamford Hill, London

May Allah illuminate his grave, elevate his ranks in the
Aakhirah, reunite him with his loved ones in
Jannat-ul-Firdaus.
Aameen